

جلد ۵ نمبر ۹ | مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی | اکتوبر ۱۹۳۹ء

یورپ کی حکومتیں

ڈاکٹر جعفری صاحب نے اپنی اس کتاب میں برطانیہ، فرانس، اٹلی، سوئیزرلینڈ اور جرمنی کے نظام حکومت پر روشنی ڈالی ہے اور تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ ہر ملک میں حکومت کے مختلف شعبے کس طرح فرائض حکمرانی سے عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ ہر ملک کے بیان میں اس کا موجودہ نظام حکومت لکھنے سے پہلے اس ملک کے سیاسی ارتقاء کی تاریخ بھی بیان کردی گئی ہے۔ مکتبہ جامعہ دہلی نے اپنی نگرانی میں اسے خاص اہتمام سے شائع کیا ہے۔

قیمت عـہ/

حمائل شریف

آپ نے حمائلیں تو بہت سی دیکھی ہوں گی مگر ملک کی مشہور و معروف خوشنویس عفت مآب فاطمۃ الکبریٰ سلمہا کے ہاتھ کی لکھی ہوئی حمائل جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے، کتابت کی دلآویزی اور پاکیزگی کی وجہ سے خاص شان کی مالک ہے اور گوناگوں خصوصیات کے لحاظ سے ایسی چیز ہے جس کی نظیر موجودہ صدی میں ملنی مشکل ہے۔ اسی سے علی الصباح تلاوت کیا کیجئے۔ ترجمہ شاہ عبدالقادر محدث رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$

ہدیہ ڈھائی روپے عـہ/

" مجلد تین روپے سے/

نور اللغات

اردو زبان کی اب تک جتنی لغات شائع ہوئی ہیں ان سب میں مکمل اور جامع لغت ہے یہ لغت آپ کو تمام لغات سے بے نیاز کردیگی اس میں ہر لفظ کی پوری تشریح اور سندیں درج کی گئی ہیں۔ مولوی نور الحسن صاحب نے بڑی محنت و عرق ریزی سے اسے چار ضخیم جلدوں میں مرتب کیا ہے۔

قیمت حصہ اول دس روپے عـہ/

" " دوم چھ روپے ـــہ/

" " سوم دس روپے عـہ/

" " چہارم چودہ روپے للعہ/

مکتبہ جامعہ کی شاخیں

آپ اپنی پسند کی کتابیں مکتبہ جامعہ قرولباغ نئی دہلی کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات سے بھی طلب فرما سکتے ہیں

لاہور	دہلی	لکھنؤ	بمبئی
مکتبہ جامعہ لوہاری دروازہ	مکتبہ جامعہ جامع مسجد	مکتبہ جامعہ امین آباد	مکتبہ جامعہ جی ہسپتال پرنسس بلڈنگ

نئی کتابیں

خود نوشت سرگذشت
قیمت مجلد ۴ر

اٹلی کے نجات دہندہ مسولینی کی خود نوشت سوانح حیات۔ اس استقلال کے پتلے اور میدان رزم کے جانباز سپاہی نے اٹلی کو از سر نو زندہ کرنے میں کن کن مصائب و مشکلات کا سامنا کیا وہ خود اسی کے قلم سے اس کتاب میں حرف بحرف درج ہیں۔ مسولینی کا قول ہے کہ زمانہ بدلتا رہتا ہے اور زمانے کے ساتھ ساتھ نظام حکومت کو بھی بدل دینا چاہیئے۔ جو خیال آج ٹھیک معلوم ہوتا ہے وہی کل غلط ثابت ہوتا ہے۔ خیال کے ساتھ ساتھ انسان کو بھی بدلنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ خود اس نظریہ کے ماتحت پہلے سوشلسٹ تھا، پھر لبرل ہوا۔ اس کے بعد جمہور پسند کہلایا اور اب فیسٹ کہا جاتا ہے۔ ایسے شخص کے حالات زندگی جو مختلف سیاسی جماعتوں کے تجربوں پر مشتمل ہو ضرور ملاحظہ فرمایئے۔

عہد حاضر کے بڑے لوگ
قیمت مکمل عہ ر

اس میں دنیا کے ان سیاسی رہنماؤں کے حالات درج ہیں جو اس صدی میں کسی نہ کسی نئے سیاسی مسلک کے بانی ہوئے ہیں یا جنھوں نے عالمگیر سیاسی اور اقتصادی بے چینی سے متاثر ہو کر بالکل جدید اصولوں پر اپنے ملک اور قوم کی اصلاح و تنظیم کی ہے۔

پہلے حصہ میں ہندوستان کے مسلمہ سیاسی رہنما، مہاتما گاندھی، مولانا محمد علی، چترنجن داس اور محمد علی جناح کے حالات درج ہیں، اور دوسرے حصہ میں ایشیا کی مشہور ہستیوں، مارشل چیانگ کائی شک، اور رضا شاہ پہلوی کا ذکر ہے۔

قومی نظمیں
قیمت ۴ر

اس مجموعہ میں ہر قسم کی نظمیں ہیں، کچھ سہل تو بچوں کے لئے ہیں، اور مشکل بڑے لڑکوں کے لئے ہیں۔ ایسی بھی ہیں جو بلا کسی امتیاز عام طور پر کے کام آسکیں۔ یہ ایسی نظمیں ہیں جو دلوں میں قومی جذبہ پیدا کرتی ہیں اور بچوں کو اپنی قوم و ملک کا سچا نوجوان بناتی ہیں۔ یہ مجموعہ اساتذہ کے لئے بھی کام کی چیز ہے۔

جغرافیہ دنیا

سید شرف الدین صاحب قادری کی تالیف ہے جو جماعت دسم طلبہ کے لئے لکھی گئی ہے۔ جغرافیہ جیسے مضمون اور زندہ مضمون کی تعلیم کو موثر اور کامیاب بنانے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ واقعات عالم کے پہلو بہ پہلو عمدہ نقشے اور دلکش تصویریں پیش کی جائیں جو تفریح طبع کا سامان مہیا کرنے کے علاوہ طلبا کی ترقی معلومات میں عملی طور پر ممدو معاون ثابت ہوسکیں۔ چنانچہ اسی اصول کے مدنظر مولف نے متعدد نفیس اور رنگین نقشے اور بیسیوں نایاب عکسی تصویریں، موزونیت کے لحاظ سے اس کتاب میں شامل کر دی ہیں۔ اپنی خوبیوں کی وجہ سے مختلف صوبوں میں یہ کتاب داخل نصاب ہے۔ قیمت عیر

مکتبہ جامعہ
دہلی۔ نئی دہلی۔ لاہور۔ لکھنؤ۔ بمبئی

ترکوں کا باپ
قیمت ۴ر

اس مختصری کتاب میں آسان اور سلیس زبان میں بچوں کے لئے اتاترک مصطفےٰ کمال پاشا کی سوانح عمری لکھی گئی ہے۔ اس میں مرحوم کی تمام حالات زندگی مختصراً بیان کئے گئے ہیں۔

قائد اعظم
قیمت ۲ر

اس کتابچہ میں محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کی سوانح حیات مختصراً لکھی گئی ہے، زبان سلیس اور بامحاورہ ہے۔ بچے نہایت آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔

شیر دل
قیمت ۲ر

باہمت آدمی دنیا میں اپنی قسمت خود بنا لیتا ہے خواہ کتنا ہی غریب ہو، کیسے ہی غریب گھرانے میں جنم لیا ہو، وہ اپنی ہمت کی رہنمائی سے دنیا میں بڑے بڑے کام کرتا ہے، شیر دل نے بھی یہی کیا ہے۔ بہت دلچسپ

بہادر لڑکی
قیمت ۴ر

ایک غریب اور یتیم لڑکی سلیمہ نے اپنی صداقت، نیک نیتی اور محنت سے وہ کچھ کیا جو اوروں کے لئے ناممکن تھا۔ اس نے کیسے میدان جنگ میں کام کیا، ڈاکٹر کے فرائض انجام دئے اور آخر میں ایک کامیاب زندگی بسر کی۔ بہت دلچسپ۔

ڈاچی
قیمت مجلد عیر

از اوپیندر ناتھ اشک۔ ادبی دنیا میں اشک صاحب کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کی معاشرتی کہانیوں کے پہلے مجموعہ پر منشی پریم چند آنجہانی نے اس کے دیباچہ میں لکھا تھا "میں اشک صاحب کی کہانیوں کو برابر شوق اور رغبت سے پڑھتا رہا ہوں اور مجھے ان میں تاثر کا احساس ہوا ہے اور اشک صاحب کے افسانوں کی یہ تاثیری ہے جس کی وجہ سے کئی برس پہلے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی کہ آپ کے افسانوں کا مجموعہ اچھی صورت میں پبلک کے سامنے پیش کیا جائے۔" یہ گیارہ افسانوں کا مجموعہ ہے۔

سوشلزم
قیمت ۶ر

مترجمہ بارکی۔ اسے کارل مارکس کے دست راست فریڈرک اینگلز نے جرمن زبان میں لکھا تھا۔ مترجم نے اسے ایڈورڈ ایولنگ کے انگریزی ترجمہ سے اردو میں پیش کیا ہے۔

اعلان

۱۔ کتاب نما مصنفین اور ناشرین کا اخبار ہے۔
۲۔ ہر ماہ کی سولہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔
۳۔ سالانہ چندہ آٹھ آنے (۸/) ہے۔

کتاب نما

۵

مکتبہ جامعہ کا پنج سالہ پروگرام

اور تین لاکھ کا خرچ

ادبی کتابیں

گذشتہ چار نمبروں میں ہم اپنے پنج سالہ پروگرام کی اسلامی، تاریخی، اجتماعی اور علمی کتابوں کا ذکر کر چکے ہیں آج ہم آپ کے سامنے اپنے ادبی پروگرام کی مجوزہ کتابوں کو پیش کرنا چاہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہمارا ارادہ تین قسم کی کتابیں شائع کرنے کا ہے۔ خیال ہے کہ حالی، اکبر اور اقبال پر بسیط مقالے شائع کئے جائیں جن کی ضخامت کم و بیش پانچ سو صفحات ہو۔ اگر ہم خاطر خواہ کوئی معیاری چیز تیار کرانے پر کامیاب ہو گئے تو ایک بڑی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ جو حضرات اس سلسلہ میں کام کرنا چاہتے ہیں وہ زحمت فرما کر مطلع کریں گے۔

دوسرا کام جو ہاتھ میں لیا گیا ہے اسالیب کے اعتبار سے نثر کے مندرجہ ذیل انتخابات مع مقدمہ شائع کرنا ہے۔

۱۔ سرسید
۲۔ آزاد
۳۔ حالی
۴۔ غالب
۵۔ سرشار
۶۔ ابوالکلام
۷۔ شبلی

خیال ہے کہ یہ انتخابات کم و بیش ایک ہی ضخامت اور ایک ہی قیمت کے ہوں اور ہر انتخاب بالعموم ڈھائی سو صفحے سے زیادہ کا نہ ہوگا۔

تیسرا کام چند شعراء کا منتخب کلام مع مقدمہ شائع کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں چند انتخاب مکتبہ جامعہ اس پنج سالہ پروگرام سے پہلے شائع کر چکا ہے یعنی انتخاب میر، انتخاب سودا، اور انتخاب حسرت۔ اب جن شعراء کا انتخاب شائع کرنا ہے ان کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ ولی
۲۔ غالب
۳۔ انیس
۴۔ نظیر
۵۔ داغ
۶۔ اکبر
۷۔ اقبال
۸۔ حالی
۹۔ مومن
۱۰۔ آتش

ممکن ہے کہ بعض ارباب ذوق نے خود بھی طور پر ان شعراء میں سے کسی پر کچھ لکھا ہو یا انتخاب کیا ہو۔ اگر ایسا کوئی مجموعہ ہمارے پاس بھیجا گیا تو اس پر بڑی ممنونیت کے ساتھ غور ہو سکتا ہے۔

مندرجہ بالا تین قسم کی کتابیں شائع کرنے کے علاوہ یہ ارادہ بھی ہے کہ ہندوستان کی مختلف زبانوں کے ادب کی تاریخ اور موجودہ رجحانات پر بھی کم و بیش ڈیڑھ دو سو صفحات کی کتابیں لکھوائی جائیں تاکہ ہمیں اس کا بھی موقع ملے کہ اس ملک کے دوسرے بسنے والوں کے خیالات سے باخبر رہیں۔ فی الحال مندرجہ ذیل زبانوں کو چنا گیا ہے اور ضرورت کے لحاظ سے اوروں کو بھی شریک کر لیا گیا ہے۔

۱۔ اردو
۲۔ ہندی
۳۔ بنگالی
۴۔ مرہٹی
۵۔ گجراتی
۶۔

ہمیں امید ہے کہ یہ کام اگر انجام پا گیا تو ارباب نظر کے سامنے کچھ زیادہ حقیر نہ ہوگا۔

یوم تاسیس جامعہ

۲۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو جامعہ کا یوم تاسیس منایا جاتا ہے اس موقع پر جامعہ کے تمام شعبے اپنی اپنی سالانہ کارگزاری پیش کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ وہ گذشتہ سال کی امسال کتنے آگے بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ اس موقع پر مکتبہ جامعہ بھی اپنی رپورٹ پیش کرتا ہے۔ ناظرین کرام تو مکتبہ کی ترقی سے بخوبی واقف ہوں گے، پچھلے تین سال سے مکتبہ نے اپنی توسیع اسکیم پر زور دیا اور اس کی دہلی، لاہور، لکھنؤ اور بمبئی میں شاخیں کھل گئی ہیں اب ارادہ ہے کہ پشاور اور حیدرآباد میں بھی شاخیں قائم کر دی جائیں۔

مکتبہ جامعہ نے ادب کو وقت کی اہم ضرورت اور حیات انسانی کا مشکل مسئلہ سمجھتے ہوئے اپنا پنج سالہ پروگرام مرتب کیا ہے۔ جس کا کوئی نہ کوئی حصہ گذشتہ چند ماہ سے کتاب نما کے ذریعہ آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ ہمیں خدا کی ذات سے امید ہے کہ ہم اس پنج سالہ پروگرام کی تکمیل میں کامیاب ہوں گے۔ بشرطیکہ اہل علم صاحبان فکر ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

ابھی چند دن ہوئے ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن پنجاب مسٹر ارمسٹرونگ جامعہ دیکھنے آئے تھے سنا ہے کہ موصوف جامعہ کی ابتدائی تعلیم سے بہت متاثر ہوئے۔ اس موقع پر آپ مکتبہ جامعہ میں بھی تشریف لائے۔ پہلے آپ کو مکتبہ کی سیر کرائی گئی اور پھر یہ بتایا گیا کہ اس کی ابتدا علی گڑھ میں ایک بہت چھوٹی دوکان کی حیثیت سے کی گئی تھی۔ مسٹر موصوف کو بہت تعجب ہوا اور فرمایا کہ مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ اتنا بڑا ادارہ ہے اور اردو میں ایسی معیاری کتابیں بھی شائع ہوتی ہیں چنانچہ آپ نے وعدہ فرمایا ہے کہ آپ بھی اس اہم کام میں کارکنوں کا ہاتھ بٹائیں گے اور اپنے مقدور بھر مدد کریں گے۔

حیاتِ وارث

از مرزا محمد ابراہیم بیگ صاحب شیدا وارثی۔

اس میں حضرت حاجی حافظ سید وارث علی شاہ کے ممتاز حالات، مقدس واقعات اور مفید ہدایات و ارشادات درج ہیں۔ یہ مجموعہ کثرت واقعات سے مملو اور صحت حالات سے بقدر امکان آراستہ ہے۔ ضروری تصریح و تشریح اور لازمی تنقید و تنقیح کے علاوہ مؤلف نے اس کا بھی اہتمام کیا ہے کہ موجودہ رسائل کے اکثر صفحات میں حضرات مؤلفین سے جو ایسی لغزش اور فروگذاشت ہو گئی ہے جس سے اختلاف کے رونما ہونے کا اندیشہ ہے یا بعض غیر مصدقہ واقعات کا مشربی خصوصیات پر خراب اثر پڑتا ہے ان کی ترمیم و تصحیح بھی بعنوان احسن اور مستند روایات کے حوالے سے کر دی ہے۔ اس طرح یہ مجموعہ اپنی صحت کلی اور کثرت مضامین کے اعتبار سے اس کا مستحق ہے کہ حامیان وارثی اس کو مکمل سیرت وارثی سمجھیں اور اپنا مشربی دستور العمل بنائیں۔

حجم ۵۰۰ صفحات۔ قیمت غیر مجلد [illegible] مجلد [illegible]

ہماری کتابوں پر تبصرے

آل احمد صاحب سرور

مضامین محمد علی

یہ محمد سرور صاحب نے مرتب کی ہے اور مکتبہ جامعہ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ قابل مرتب نے چند خاص عنوانات کے ماتحت مضامین کی ترتیب کی ہے جن سے محمد علی کی ہمہ گیر شخصیت کے تمام پہلو سامنے آجاتے ہیں۔ شروع میں مقدمہ ہے جس میں مختصر طور پر محمد علی کی زندگی اور کام پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس میں بھی عقیدت کا ادعا نہیں خلوص اور ہمدردی کی جھلک ہے۔ مضامین اس دعا سے شروع ہوتے ہیں جو ہمدرد کی دوبارہ بسم اللہ کے موقعہ پر لکھی گئی تھی اس کے بعد "آپ بیتی"، "مسائل ملی"، "مسلمان اور متحدہ قومیت ہند"، "مسلمان اور کانگریس"، "انگریز اور ان کی سیاست"، "مسلم یونیورسٹی"، "جامعہ ملیہ اسلامیہ"، "مسلمان اور آزادی"، "بادشاہت اور جمہوریت"، کے مباحث پر اظہار خیال ہے۔ شخصیات کے عنوان سے حکیم اجمل خاں اور دوسروں کی یاد میں مضامین بھی ہیں، مگر دراصل شخصیات اس کتاب میں شروع سے آخر تک بکھری ہوئی ہیں۔ بیسویں صدی کی سیاسی زندگی کا ڈرامہ ان صفحات میں پھر سے دکھایا گیا ہے۔ قوم کے خادم اور غدار، گندم نما جو فروش لیڈر اور سیاسیات کے شاطر اس اسٹیج پر بھی بے نقاب نظر آتے ہیں۔ ان میں مختلف ذہن، ساز، طبیعت اور جذبے کے لوگ ہیں۔ بعض دیو پیکر شخص ہیں جن کے خیال اور کردار تک پہنچنے کے لئے اپنے آپ کو بلند کرنا پڑتا ہے۔ بعض "بالشتئے" ہیں جن کو دیکھئے تو حقارت نظر میں آہی جاتی ہے۔ بعض موجوں کے آغوش میں ہیں اور بعض ساحل پر کھڑے تماشا دیکھتے ہیں۔ لیکن ان میں سب سے زیادہ سیمابی اور بے چین طبیعت رکھنے والا شخص یہی محمد علی ہے۔

ہندوستان کے سیاسی مسائل پر محمد علی کی رائے اب بھی اہم ہے، اس لئے کہ سیاسیات کو ڈرائنگ روم سے نکال کر عوام کی وسیع مگر گرد آلود فضا سے قریب کرنا اسی کا کام تھا۔ سیاست، مذہب، تعلیم، معاشرت، رسم و رواج، نظام حکومت سب مسائل پر محمد علی کے خیالات سے ہم مستفید ہو سکتے ہیں۔

مگر میرا اپنا خیال ہے کہ ان سیاسی اور ملی مباحث سے زیادہ وہ مضامین ہمارے لئے دلچسپی رکھتے ہیں جو "آپ بیتی" کے ماتحت آتے ہیں۔ ان میں مضامین میں آپ کو اس شخص کی تمام ذہانت و ظرافت اور شخصیت کی تمام گہرائی اور گیرائی کے باوجود ایک غم آلود کیفیت نظر آئے گی۔ اور شاید اس احساس کے بعد آپ محمد علی کی ناکامی کا اصل راز سمجھ لیں۔ یہ شخص مجاہد تھا مدبر نہ تھا۔ وہ ملک و ملت کے لئے جان دینے کو آمادہ تھا حالانکہ ملک و ملت کو اس کے لہو سے زیادہ اس کی دماغی قابلیت کی ضرورت تھی۔ وہ سب کچھ کرنا چاہتا تھا اور سب کچھ اپنے ہاتھ سے کرنا چاہتا تھا۔ اس نے بہت کام کیا مگر کام کرنے والے آدمی پیدا نہ کئے۔ اس نے اتنے بت توڑے اور اتنی عمارتیں مسمار کیں مگر جو پودا اس نے لگایا تھا اسے پروان چڑھانے کے لئے وقت نہ نکال سکا۔ اسی ٹریجڈی کا مطالعہ "میری زندگی کے پچاس سال"، "شوکت علی محمد علی خانہ"، "غم دل، فکر معاش" میں کیجئے۔ لکھنے والے کی حیثیت سے سیاسیات میں ہی نہیں ادبیات میں بھی مسلم ہے۔ اس کے یہاں آپ کو کہیں کہیں بے جا طول بھی ملتا ہے مگر شاید اسے موقع ملتا تو وہ اور طویل مضامین لکھتا۔ اس کے یہاں جابجا ہم عصروں پر طنز کے ساتھ ساتھ ذاتی تفاخر بھی جھلکتا ہے، مگر لکھنے والے نے ہمیشہ اپنے دل کی بات کہی ہے۔ اسی خلوص کی وجہ سے اس کے طرز تحریر میں وہ تاثیر پیدا ہو گئی جس پر بڑی بڑی صناعیاں قربان ہیں۔ ان مضامین کو پڑھ کر خود محمد علی کا یہ شعر یاد آتا ہے

یہ حالت ہو گئی ہے ایک ساقی کے نہ ہونے سے
کہ خم کے خم بھرے ہیں مے سے اور میخانہ خالی ہے

جوہر اقبال

دوسری کتاب جس کا میں آج ذکر کرنا چاہتا ہوں "جوہر اقبال" ہے۔ یہ رسالہ جوہر کا اقبال نمبر ہے۔ اقبال کی زندگی میں ہی ان کی شاعری اور پیام کے متعلق مواد جمع ہونا شروع ہو گیا تھا اور ان کی موت سے اس میں معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔ بہت سے رسالوں نے اپنے خاص نمبر نکالے جن میں سب سے بہتر رسالہ اردو کا اقبال نمبر ہے۔ مگر اس کے مضامین کا معیار ایسا ہے کہ وہ خواص کے لئے ہی مفید ہو سکتے ہیں۔ عوام کے لئے اقبال کے متعلق ایک صحیح اور صالح نقطہ نظر جوہر اقبال میں ہی ملتا ہے۔

شروع میں ڈاکٹر ذاکر حسین، مولانا ابوالکلام آزاد، مہاتما گاندھی، ٹیگور، سر اکبر حیدری، سر سپرو، ڈاکٹر مولوی عبدالحق، مولانا عبدالماجد اور بابو راجندر پرشاد کے پیغام ہیں، جن میں سے ڈاکٹر ذاکر حسین کا پیغام بجائے خود ایک مستقل مضمون کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے بعد ملک کے بعض ممتاز ادیبوں اور خود جامعہ کے طلباء کے ستائیس مضامین ہیں۔ مضامین میں تنوع ہے جامعیت نہیں۔ ابھی بہت سے پہلو ایسے ہیں جو باقی رہ گئے ہیں۔ چند خاص نظموں پر تبصرہ نہایت مفید ہوتا ہے اور یہ اچھا ہے کہ اس نمبر میں ایسے مضامین بھی ملتے ہیں۔ مولانا اسلم جیراجپوری نے اسرار خودی پر تبصرہ کیا ہے۔ مگر دراصل اس مضمون کی اہمیت یہ ہے کہ اس کے سلسلے میں اقبال کے ایک خط کا عکس بھی دیا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اقبال ان شعراء میں نہ تھے جو (GOLDSMITH) کی طرح اپنے معاصرین سے یہ کہلائیں

"HE WROTE LIKE AN ANGEL BUT TALKED LIKE POOR POLL".

(وہ لکھتا تو فرشتہ کی طرح ہے مگر بات بیچارے پال کی طرح کرتا ہے)

بلکہ ان کی گفتگو اور ان کی نثر اور ان کے خطوط میں بھی ان کی شاعری کی طرح ایک "نگینہ" اور ہیرے کی طرح ترشا ہوا خیال ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ اقبال کے ساقی نامہ پر بھی ایک مضمون ہے جو مسعود حسین خاں نے لکھا ہے۔ یہ ساقی نامہ اردو شاعری میں ایک خاص درجہ رکھتا ہے۔ دوسرے قابل ذکر مضامین میں پروفیسر مجیب کا مضمون "ڈاکٹر اقبال"، ڈاکٹر عابد حسین کا مضمون "عقل و عشق اقبال کی شاعری میں"، اور ایک جامی کا مضمون "اقبال کی شخصیت اور پیغام" ہیں۔ مجیب صاحب نے اقبال کی عظیم الشان شخصیت بڑی کامیابی سے دکھائی ہے۔ "چھوٹی شخصیتیں سمندر کی کشتیوں کی طرح چاہتی ہیں کہ احتیاط کا لنگر پڑا رہے اور لغزش کا بادبان ہوا کی جذبات کی ہوا موافق چلتی رہے .... وہ موج تو چیز ہی کیا اور جو تیرتی ہو جو سمندر کی تھاہ لیتی ہے کہ گہرائی کافی ہے یا نہیں، ہوا کو للکارتی ہے کہ دم ہے تو اپنا زور دکھا .... وہ آپ اپنی منزل ہوتی ہے۔ اسے کہیں جانا نہیں ہوتا۔ اس کے لئے اٹھنا اور تڑپنا بس ہے۔"

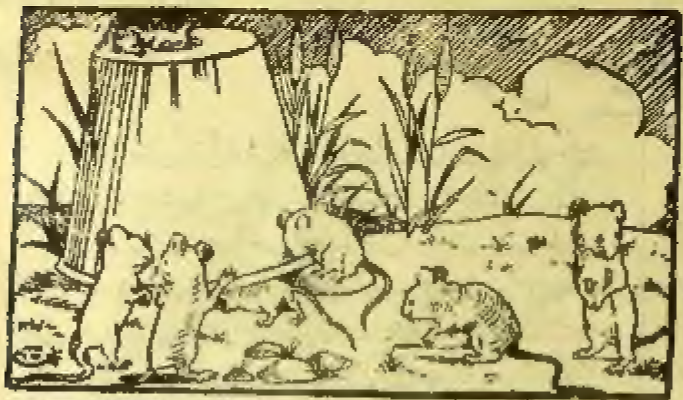
ڈاکٹر عابد حسین صاحب نے بڑے صاف اور واضح الفاظ میں دکھایا ہے کہ اقبال کے عشق و عقل میں کوئی حقیقی فرق نہیں بلکہ مدارج و مدارک کا فرق ہے، اور ان میں مابہ الامتیاز معرفت کی وہ خاص کیفیت ہے جسے شاعر نے سوز کہا ہے۔ اگر عقل میں یہ سوز پیدا ہو جائے تو وہ عشق بن جاتی ہے۔ "شخصیت اور پیغام" میں صرف ترجمانی نہیں تنقید بھی ہے اور اس لئے یہ مضمون بھی پڑھنے کے لائق ہے۔ بحیثیت مجموعی "جوہر اقبال" کی اشاعت سے اقبالیات میں اضافہ ہوا ہے، یہ اقبال عوام سے زیادہ قریب آگئے ہیں، اور ایسی کتابوں کی ضرورت ابھی بہت زیادہ ہے۔



جنگو کی بلّی ——— قیمت ۲ر

دوسری کہانیاں :-

نھنی مرغابی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت ۲ر
لال مرغی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر
مرغی اجمیر چلی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر



چھوٹا چھو ——— قیمت ۲ر

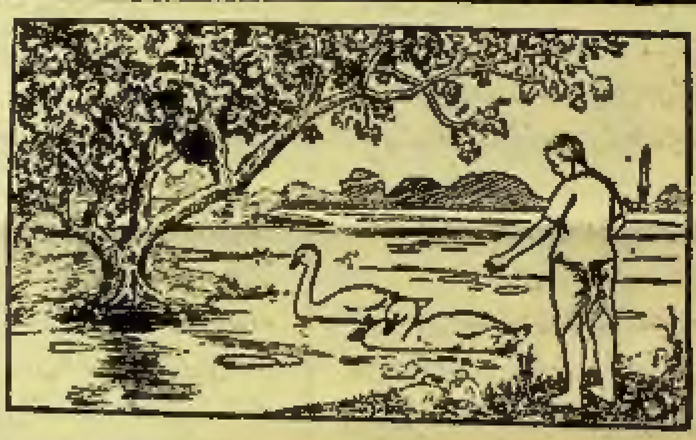
تا نبیل خاں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت ۲ر
چھوٹا چھو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ " ۲ر
پدی جو کڑھائی سے نکل بھاگی ۔ ۔ ۔ " ۲ر
جادو کا جہاز ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ " ۲ر

ڈرامے

تا پایٹ .... قیمت ۲ر
یانت .... " ۲ر
شہریار کا .... " ۲ر
وم پرست طالب علم .... " ۳ر
بچوں کا انصاف .... " ۳ر
سکول کی زندگی .... " ۳ر
نت .... " ۳ر

معلومات

کائنات .... قیمت ۴ر
دنیا کے بسنے والے .... " ۵ر
دنیا کے بچے .... " ۵ر
تعلیمی کھیل .... " ۳ر
دھوئیں کی پھانسی .... " ۸ر
دہلی .... " ۳ر
تاریخ ہند کی کہانیاں مکمل .... " ۸ر



بچوں کی کہانیاں ——— قیمت ۲ر

دوسری کہانیاں

نیت کا پھل .... قیمت ۳ر
شیدلا .... " ۳ر
چھدو .... " ۳ر
بے کاری .... " ۳ر

شہزادی گلنار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت ۴ر
دو بھائی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ " ۴ر
بزرگوں کی کہانیاں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ " ۴ر



انعامی مقابلہ ——— قیمت ۳ر



عقاب ——— قیمت ۴ر

نقوش سلیمانی کا ایک صفحہ

ہندوستان کی ترقی کا شور وغل اس وقت تک صدائے بے اثر ہے اب تک اس میں کوئی جامعیت پیدا نہیں، ہندوستان مختلف نسلوں، مختلف مذہبوں اور مختلف زبانوں کا گھر ہے، ان مختلف نسلوں، مختلف مذہبوں اور مختلف زبانوں کے افراد کو جماعت، اور مختلف جماعتوں کو ایک قوم بنا کر صرف اسی طریقے سے ممکن ہے کہ ان میں نسلی، یا مذہبی، یا لسانی اتحاد پیدا کیا جائے، ہندوستان کی مختلف نسلی جنسیوں کو ایک کرنے کا خیال ایک بے سود اور ناقابل عمل تخیل ہے، تمام ہندوستان کو صرف ایک مذہب کا پیرو بنا دینا گو عقلاً ممکن ہے اور دائرۂ عمل کے اندر داخل ہے، لیکن بیرونی مشکلات کی بنا پر ایک وسیع مدت تک یہ تقریباً محال ہے، اس لئے تمام ہندوستان کو اگر ہم ایک متحد قوم بنانا چاہتے ہیں تو صرف زبان ہی کا اشتراک ایک ایسی چیز ہے جو ان اختلافات کو مٹا کر تمام ہندوستانیوں کو ایک مشترک و متحد ہندوستانی قوم بنا سکتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ہندوستان کی سیکڑوں زبانوں میں سے اس عمومیت و اشتراک کی صلاحیت کس کو حاصل ہے، اور اس صلاحیت و استحقاق کا معیار کیا ہے۔

(۱) فطرۃً اس میں عمومیت اور تمام ملک میں پھیل جانے کی صلاحیت موجود ہو۔

(۲) کسی صوبہ کی خاص زبان نہ ہو بلکہ عموماً وہ ملک کے ہر گوشہ اور ہر حصہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہو۔

(۳) اس میں علوم و فنون کا سرمایہ اور ہر قسم کے بلند خیالات کا ذخیرہ ایک حد تک موجود ہو۔

دو اول الذکر حیثیتوں سے اردو زبان کے ترجیحی تفوق کے پہلو کو کوئی دبا نہیں سکتا، اردو سے زیادہ ہندوستان کی کسی اور زبان میں ایک عمومی اور ملکی بولی بننے کی قابلیت نہیں، ملک کی دوسری زبانیں صرف بھاشا اور سنسکرت کی پیداوار ہیں، لیکن اردو نہ صرف ہندوستان کی تمام زبانوں کا مجموعہ ہے بلکہ غیر ملکی الفاظ کا بھی اس میں میل ہے، اس بنا پر ہندوستان کی مختلف الاجزا قومیت کے لئے اردو سے زیادہ اس قومیت کی ترجمان بننے کی کسی اور میں صلاحیت نہیں ہو سکتی، بنگالی زبان، ہندوستان کے تمام دوسرے صوبوں کے ہندو مسلمان اور ملک کے عام باشندوں کے لئے بالکل بیگانہ ہے۔ یہی حال مرہٹی اور گجراتی کا ہے کہ اپنے اپنے صوبوں کے حدود سے جب ان کا قدم باہر نکلے گا تو ہمیشہ ان کا خیر مقدم ملک کے باشندوں کی طرف سے بیگانہ وار ہوگا، برخلاف اردو زبان کے کہ ملک کی آبادی کا تیسرا اسلامی حصہ، ہر صوبہ اور ہر گوشہ میں اس کو بطور مادری زبان کے بولتا اور سمجھتا ہے، ملک کی دوسری کثیر التعداد قوم یعنی ہندو بھائی ملک کے بڑے بڑے صوبوں میں مثلاً پنجاب، دہلی، صوبہائے متحدہ، بہار اور اسلامی ریاستوں میں مادری زبان کی طرح اس کو بولتے ہیں، بنگال، مدراس، بمبئی، ممالک متوسط اور راجپوتانہ و کشمیر و بڑودہ کی ریاستوں میں اس کو وہ نہایت آسانی سے سمجھتے ہیں، اور ضرورت کے وقت اسی میں اظہار مطلب کرتے ہیں۔

وجوہ بالا کی بنا پر اردو زبان کو اب بھی ملک کی عمومی زبان ہونے کا دعویٰ ہے اور اس دعویٰ کی تردید عملاً ناممکن ہے اور ہندوستان کی مختلف قوموں کا میل جول جس حد تک ترقی کرتا جائے گا، اردو زبان کی ہمہ گیری اور عالمگیری بھی اسی حد تک وسیع ہوتی جائے گی، اگر ہندوستان سے انگریزی زبان چھین لی جائے اور یہ فرض کر لیا جائے کہ ملک کے تمام صوبوں اور گوشوں کے نمائندوں اور قوم کے نمائندوں کی ایک عظیم الشان مجلس شوریٰ قائم ہے، ہمارا قومی سپیکر اب ہمارے متحدہ پلیٹ فارم پر آتا ہے، سوال یہ ہے کہ وہ ہم کو کس زبان میں مخاطب کرے گا، وہ جوش اور جذبات سے لبریز ہے، لیکن کیا پنجابی زبان اس کے خیالات کی ترجمانی کرے گی، کیا بنگالی اور مرہٹی زبان اس مختلف بولیوں والے مجمع کی گرہ کشائی کر سکے گی؟ وہ یقیناً صرف اردو ہی زبان ہوگی جو اس عظیم الشان قومی مجلس شوریٰ میں مبادلۂ خیالات کا ذریعہ بن سکے گی۔

اب ایک چیز رہ گئی یعنی یہ کہ ہماری آئندہ مشترک اور عمومی بننے والی زبان، علوم و فنون کے لحاظ سے دوسری تمام زبانوں سے زیادہ دولت مند اور ذی ثروت ہو، اور ہر قسم کے بلند اور عالی خیالات کی ادا و تعبیر کا سامان اس میں موجود ہو، موجودہ حالت میں اردو زبان، بنگالی و مرہٹی وغیرہ ملک کی دوسری زبانوں سے اعلانیہ اس معرکہ میں بازی نہیں لے جا سکتی، اس لئے ہم کو اردو زبان کی علمی اور عمومی زبان تسلیم کرانے کے لئے اس کی بڑی ضرورت ہے کہ ہم علوم و فنون کا ایک بڑا ذخیرہ اپنی زبان میں فراہم کر لیں جو علمی، ادبی، فنی، تجارتی، سیاسی، تمدنی، اخلاقی، ہر قسم کے علوم و خیالات کی ادا و تعبیر کی کفالت کر سکے، ایسا مجموعہ جو ان گوناگوں علوم و خیالات کا کفیل ہو، ایک اردو کے دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) کے سوا کچھ اور نہیں؛ لیکن یہ اس قدر عظیم الشان نہیں، اہم اور مصارف طلب تدبیر ہے کہ ہندو مسلمانوں میں سے کوئی قوم بھی اس کے لئے بآسانی آمادہ نہیں ہو سکتی، اس کی تالیف و طبع و اشاعت کی ضروریات کے لئے ایک شاہی خزانہ اور شہنشاہانہ عزم اور حوصلہ مندیوں کی ضرورت ہے۔ دنیا میں اس قسم کے کام ہمیشہ امراء اور سلاطین زمانہ کی زیر سرپرستی انجام پذیر ہوئے ہیں، ہم میں گو بکرماجیت، سوائی سنگھ، مامون الرشید اور اکبر نہیں لیکن،

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگراں نیز کنند آنچہ مسیحا می کرد

ہم میں بہت سے ایسے ہمت والے موجود ہیں، جو اپنی وسیع قومی حوصلہ مندیوں بلند پایاں علمی فیاضیوں اور غیر محدود سیاسی انجام دہیوں کے لحاظ سے ہمارے موجودہ دور تاریخ کے سب سے بڑے ہیرو ہیں، ان میں کا ہر شخص "جامعہ اسلامیہ" کے لئے ایک لاکھ دے سکتا ہے، وہ ہندو مسلمانوں کے "متحدہ جامعہ لسانیہ" کے لئے دو لاکھ نہیں دے سکتا؟ ہم کو کامل اطمینان ہے کہ ہماری قومی فیاضیوں کا دست کرم اس تجویز کی اعانت سے کوتاہ نہیں،

دوسری مشکل مولفین اور ارباب قلم کی ایک کثیر جماعت کے حصول کی ہے لیکن سرمایہ کے امکان کے بعد ہم اس مشکل کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے، ایک دو چیف ایڈیٹر بے شک نہایت لائق درکار ہیں، لیکن الحمد للہ کہ یہ دولت اس تجویز کو حاصل ہو چکی ہے، ان کے علاوہ، انشاء متوسط لیاقت کے مترجم اور انگریزی داں انشاپرداز ہم کو چاہئیں جن کے لئے گریجویٹ ہونا ضروری نہیں، صاحب لیاقت ہونا البتہ ضروری ہے، انگریزی کے ساتھ کسی قدر عربی کے واقف کاروں کو ترجیح دی جائے گی، کام بجائے ماہوار تنخواہ کے صفحات کے معاوضہ پر ہوگا، کتابوں کی غیر معمولی مقدار کی بھی ہم کو حاجت نہیں، انگریزی میں انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا، چیمبرس انسائیکلوپیڈیا، پاپولر انسائیکلوپیڈیا، امریکن انسائیکلوپیڈیا، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، عربی میں دائرۃ المعارف، فارسی میں کشاف اصطلاحات الفنون جیسی جامع کتابیں موجود ہیں، اردو کے مشہور علمی رسائل میں اکثر مباحث پر نہایت قابلیت کے مضامین شائع ہو چکے ہیں ان کے علاوہ اور بہت سے ممکن الحصول مواد ہیں جو اس تجویز کے پیش کرنے والوں کے سامنے ہیں، تحقیق کا حق نہایت احتیاط کے ساتھ عمل میں آئے گی، اور انشاء اللہ چیف ایڈیٹروں کی قابلیت اور ان کا ذوق تحقیق اس کو پایۂ اعتبار و استناد سے گرنے نہ دے گا۔

ایجنسی کی کتابیں

تماشائے دید پروفیسر سجاد حسین مرحوم کا اخلاقی معاشرتی و تمدنی ناول۔ قصہ دلچسپ اور درد انگیز، مدوجزر حیات اور طبائع انسانی کی تصویریں۔ قیمت ۱ر

تسہیل البلاغت یہ سجاد مرزا بیگ دہلوی کے لکچروں کا مجموعہ ہے جو طلبا نظام کالج کو علم بلاغت کی تحصیل میں مدد دینے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اصل میں کوئی تبدیلی نہیں، لیکن انھیں اس قدر قریب الفہم بنادیا گیا ہے کہ مبتدی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ قیمت تین روپے ۱ر

حکمت عملی مصنفہ سجاد مرزا بیگ دہلوی۔ اس کتاب میں انسان کو آزاد دلیر، غیرت مند، باحوصلہ، پُرجوش ہونے اور مہمات امور پر نظر رکھنے، جائز آرام اور لذائذ کا حظ اٹھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ قیمت ے

الاستدلال مصنفہ محمد سجاد مرزا بیگ دہلوی۔ اس کتاب میں مصنف نے کوشش کی ہے کہ علمی معلومات کی کنجی نونہالان وطن کے ہاتھ میں آجائے اور زبان اردو علمی زبانوں کے حلقہ میں جگہ پائے۔ قیمت ے

شمع راہ پروفیسر محمد سجاد مرزا صاحب دہلوی کے مذہبی خطبات کا مجموعہ۔ یہ کتاب ہمارے مردہ جسموں میں مذہب کی صحیح روح پھونک سکے گی۔ حجم ۱۱۴ صفحات سرورق مدید و زیب ٹائیٹل۔ قیمت عہ

ایک معمولی سی عورت مترجمہ صغیر احمد جان صغیر ایم، اے، انگلستان کے مشہور و معروف مصنف آسکر وائلڈ کے ڈرامہ کا اردو ترجمہ۔ قیمت عہ

دیوان شوق از سید مرزا نواب شیخ احمد علی شوق قدوائی۔ دیوان کیا ہے قدیم شاعری اور جدید شاعری کے موازنہ کا بہترین ذریعہ۔ قیمت ۱۲ر

نئے افسانے از سید حسن ریاض صاحب یہ افسانے ہندوستان کی سوسائٹی کے مختلف طبقوں کے معاملات، معمولات، اعمال اور جذبات کی تصویریں ہیں جو صرف تصویر کشی کے شوق میں لی گئی ہیں۔ قیمت ۱۲ر

تمدن اسلام مصنفہ عبد الباسط ایم اے ایل ایل بی۔ اس میں نظریۂ تمدن سے مکمل بحث کی گئی ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی تمدن دنیا کے تمدنوں میں بہترین اور عقل و ضرورت انسانی کے بالکل مطابق ہے۔ قیمت عہ

تسہیل العربیہ عربی سے اردو کی پہلی ڈکشنری۔ اس میں سات ہزار الفاظ کے معنی درج ہیں۔ نیز عربی کی جدید لغات بھی شامل کردی گئی ہیں۔ قیمت مجلد للعہ

روح الاسلام مؤلفہ و مترجمہ عبد اللہ خاں قدسی۔ مصنف نے کتاب کو دینیات، روحانیات، اخلاقیات اور قومی تاریخ جیسے چار ابواب میں تقسیم کرکے بتایا ہے کہ مسلمانوں کو تغیرات روزگار کے ساتھ ساتھ اپنی معاشرت اپنے تمدن اور تمدن کو نئے قاعدے میں ڈھالنا چاہیے تھا۔ قیمت عہ

لیونارڈ گرزوڈ مترجمہ غلام حسن صاحب پرنسپل ٹیچرس ٹریننگ اسکول علیگڑھ۔ یہ کتاب باوجود تعلیمی افسانہ ہونے کے اپنی خوبیوں کی وجہ سے ادب قدیم میں شہرۂ آفاق ہے۔ مصنف نے ایک ادنیٰ درجہ کی عورت کو پیش کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ عورت کی شخصیت میں سماجی تعمیر کی صلاحیت کس قدر مضمر ہے۔ قیمت ایک روپیہ عہ

بنی اسرائیل کا چاند مصنفہ رائڈر ہگرڈ، مترجمہ عبد المجید عبرت بی۔ اے علیگ۔ فرعون کا دور حکومت، شاہزادہ سیتی ولی عہد سلطنت کی عدل و انصاف کے لئے معزولی اور جلاوطنی، پر مظالم، ایک عبرانی لڑکی میرابی کے حیرت انگیز کارنامے، مصر پر خدائے بنی اسرائیل کی طرف سے پے در پے مختلف قسم کی وبائیں۔ بنی اسرائیل کی آزادی، فرعون کی مع لشکر غرقابی اور سیتی و میرابی کے تعلقات کی دل گداز داستان۔ قیمت مجلد ۱۲ر

مُرقّعِ عالم

مؤلفہ سید شرف الدین قادری ایم اے ایل ٹی، یہ کتاب برسوں کی کتب بینی اور غور و فکر کے بعد تیار کی گئی ہے۔ اس کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصے میں ۴۳ ہاف ٹون بلاک کی رنگین و سادہ تصویریں ہیں۔ دوسرے حصے میں ۴۴ لائن بلاک کے رنگین نقشے دیئے گئے ہیں اور تیسرے میں ان دونوں حصوں کا خلاصہ بہ شکل مضمون قلم بند کیا گیا ہے۔ قیمت مجلد صرف ۱۲ر

مکتبۂ جامعہ

دہلی۔ نئی دہلی۔ لاہور۔ لکھنؤ۔ بمبئی

رباعیات جگر بقول مولانا عبد الحق معتمد انجمن ترقی اردو، جناب جگر نے خوب خوب مضمون پیدا کئے ہیں۔ اور ان کو شستہ زبان میں خاص انداز سے ادا کیا ہے۔ یہ رباعیاں مختلف رسالوں میں چھپ چکی ہیں۔ اور بہت مقبول ہوئی ہیں۔ طباعت وغیرہ خوب صورت۔ قیمت ۸ر

دیوان غالب جدید (المعروف) نسخۂ حمیدیہ مرتبہ جناب مفتی محمد انوار الحق صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بھوپال۔

مرزا غالب مرحوم کے اردو دیوان کا یہ جدید قلمی نسخہ سو برس کے بعد ملک کے سامنے آیا ہے اس میں ان کے وہ شہ پارے ہیں جنہیں انھوں نے بادل ناخواستہ حذف کردیا تھا۔

غالب کے انتقال کے پچاس سال بعد پندرہ برس کی عمر سے پچیس برس کی عمر تک کا ابتدائی کلام طبع ہوکر ارباب ذوق کے سامنے جلوہ افگن ہے جو انھوں نے اپنے ہم چشموں کی تنگ نظری سے مجبور ہوکر خود الگ کردیا تھا۔

غالب کے جس دیوان کو معدوم سمجھا جاتا تھا اتفاق سے وہ بجنسہ مکمل حالت میں مل گیا۔ اس نایاب نسخہ کے تحفظ کا شرف کتب خانۂ حمیدیہ کو حاصل ہوا جس نے اسے شائع کرکے ادبیات اردو میں ایک بیش بہا اضافہ کیا ہے۔ قیمت مجلد مہ غیر مجلد للعہ

بچوں کا تحفہ مولوی شیخ الدین صاحب نیر کو بچوں کی نفسی کیفیت اور مخصوص طبیعت کا تجربہ ہے۔ یہ نظمیں موصوف نے بچوں کی ذہنی ضروریات کا پورا لحاظ رکھ کر لکھی ہیں، عنوانات کی تلاش، بحروں کا انتخاب، خیالات کی سادگی اور زبان کی سلاست ایسی ملے گی کہ دوسری جگہ یہ چیز کم ملیں گی۔ قیمت حصہ اول ۵ر حصہ دوم ۵ر

تعلیمی صندوق

پہلی جماعت کے بچوں کی اردو پڑھائی کا مکمل سامان موجود ہے۔ اس سامان کے ذریعہ بچے چند مہینے میں پڑھنے لکھنے لگ جاتے ہیں۔

زیر ہدایت مولوی عبد الغفار مدہولی نائب نگراں مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر اوکھلا تیار کیا گیا ہے، جس پر سات سال سے بچے کامیاب طریقے پر کام کر رہے ہیں۔

کل صندوق کی قیمت علاوہ محصول ڈاک دس روپے

جو پیشگی آنا چاہیے

محصول ریل فی ۲۰۰ میل ایک روپیہ عہ

اِنقلابِ فرانس

مطلق العنان ملوکیت اور مظلوم و مقہور جمہور کی خونچکاں داستان ہے۔ یورپ میں صدیوں کی جمہور اور ملوکیت کے جن خونیں ڈراموں کی مشقیں جاری تھیں، وہ فرانس کے اسٹیج سے اٹھارویں صدی میں اپنے اصلی روپ میں کھیلا گیا۔ اس خونیں ڈرامے سے یورپ کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوتا ہے۔ جمہور کے مقابلے میں ملوکیت ایسی مغلوب ہوئی کہ آہستہ آہستہ دنیا کے ہر گوشے سے اس کا عمل دخل اٹھ گیا۔

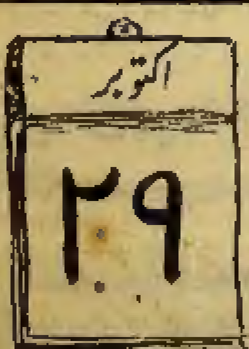
انقلاب فرانس تاریخ کے اس اہم باب کی ایک مکمل تفسیر پیش کرتا ہے۔ جمہور کا تدریجی ارتقا، ملوکیت کی آخری کوشش حیات، ناکامی اور شکست، جمہوری ریاست کی باہمی کشمکش، ملوکیت کا نپولین کی ہستی کے روپ میں احیاء، نپولین کا زوال اور جمہور کا احیاء غرض انقلاب کا ایک ایک باب نہایت دلنشین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

فاضل مصنف نے تاریخ جیسی خشک سرزمین میں ادبی شگوفے کھلا دیئے ہیں کہ دیکھتے رہیے۔ ادبی نکھرے اور ساتھ ہی ساتھ تحقیق و تاریخ نگاری کی یہ شان کہ ایک تو بھی تشنہ نہیں رہ گیا ہے۔ یہ اس کتاب کی دوسری اشاعت ہے جو پہلے کی بہ نسبت زیادہ اہتمام سے پیش کی گئی ہے۔ کتاب کا گرد پوش انقلاب کا پس منظر مطالعہ سے پہلے ہی نظروں کے سامنے پیش کر دیتا ہے اور بے اختیار جی چاہتا ہے کہ اس کی تفصیلات سے واقفیت حاصل کی جائے۔

کتاب کی ہیئت کے پیش نظر اس کی طباعت و کتابت میں خاص اہتمام ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت مجلد عہ

مکتبہ جامعہ | دہلی۔ نئی دہلی۔ لاہور۔ لکھنؤ۔ بمبئی





پیامِ تعلیم



سالگرہ نمبر اس قدر دلچسپ ہوگا
اس قدر دلچسپ ہوگا کہ بس ہم بیان نہیں کر سکتے

دلچسپی

بڑے اچھے اچھے مضمون، کہانیاں اور تصویریں۔ قیمت صرف آٹھ آنے ۸؍